ایمان کی سلامتی

30-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

30 جنوری 2020 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

ایمان کی سلامتی

اس بیان میں کیا کیا ہے!!!

☆... اَصحابِ کہف اور ایمان کی سلامتی کا ذہن

☆... آخر اصل کامیابی کیا ہے؟

☆... ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا مانگنے والے

☆... 19 سال پرانے مرض میں کمی کیسے آئی؟

☆... آخری وقت میں شیطان مردُود کی ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعی طور پر اِجازت نہیں، لیکن اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اس لیے جب بھی مسجد میں داخل ہوا کریں اعتکاف کی نیت کر لیا کریں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو ضمناً مسجد میں کھانا پینا وغیرہ جائز ہو جائے گا۔ دوسرا بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اعتکاف کی نیت اس لیے نہ ہو کہ کھانا، پینا وغیرہ جائز ہو جائے بلکہ اعتکاف کی نیت کرنے کا مقصد اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی ہو۔ اس کا طریقہ فتاویٰ شامی میں یوں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خِدمَت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے

رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن ستَّر(70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبر شریف کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھادیتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھُلے گی تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ستَّر(70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچائیں گے۔ [1]

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت مُفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر(70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے، اُسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستَّر(70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ کریم تک

1…مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵

پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔[1]

امامِ عشق و مَحبّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

سترّ ہزار صُبح ہیں سترّ ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر آپ کے پاس قلم (Pen/Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۲ تا ۲۸۳

2...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"ایمان کی سلامتی"** اس بیان میں ہم سنیں گے کہ قرآن و حدیث میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے، ایک مسلمان کو **ایمان کی سلامتی** کے لئے کس قدر فکر مند رہنے کی ضرورت ہے، ہمارے بزرگانِ دین ایمان کی حفاظت کیلئے کس طرح کُڑھتے تھے، انہیں ایمان کے چِھن جانے کا کتنا خوف رہتا تھا، ایمان کے چِھن جانے کے مُتَعَلِّق فکر مند رہنا کتنا ضروری ہے، آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں، اس کے علاوہ بعض ایسے امور کے بارے میں بھی سنیں گے جو ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آیئے سب سے پہلے اللہ پاک کے اُن نیک بندوں کا قرآنی واقعہ سُنتے ہیں جنہوں نے اپنا ایمان بچانے کے لئے ایک غار میں پناہ لی۔

اَصحابِ کہف کا واقعہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کافی عرصہ پہلے (بحیرۂ عرب کے کنارے مُلکِ روم کی) زمین پر **"اُفْسُوس"** نامی شہر (City) آباد تھا، یہ شہر بادشاہ "دَقْیانُوس" کی سلطنت میں آتا تھا۔ دَقْیانُوس خود بھی غیر خدا کی پُوجا کرتا تھا اور لوگوں کو بھی اس پر مجبور کرتا، جو انکار کرتا اس پر ظلم کرتا اور عبرت ناک سزا دیتا۔ اہلِ ایمان اس کے ظلم سے بچنے کے لیے چھپتے پھرتے اور اپنا ایمان بچاتے۔ اہلِ ایمان کے ایک معزّز گروہ کو یہ خدشہ تھا کہ ایک نہ ایک دن دَقْیانُوس ان تک پہنچ جائے گا اور انہیں غیر خدا کی پوجا پر مجبور کرے گا، اس خطرے کے پیشِ نظر انہوں نے یہ شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے چل پڑے، راستے میں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنا ایمان

بچانے کے لیے شہر سے باہر جا رہا تھا، اس کے ساتھ ایک کُتّا بھی تھا، وہ چرواہا اور اس کا کُتّا بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ راستے میں موجود ایک غار کو انہوں نے اپنا ٹھکانہ بنا لیا اور وہاں آرام کرنے کی خاطر لیٹ گئے، غار میں لیٹنے کے بعد اُن کے ساتھ کئی عجیب و غریب واقعات ہوئے: (1) یہ لوگ غار میں تین سو نو (309) سال تک سوتے رہے۔ 309 سال کے بعد جب اللہ پاک کے حکم سے یہ لوگ بیدار ہوئے تو نہ صرف ان کے بدن سلامت تھے بلکہ ان کے کپڑے، پیسے یہاں تک کہ ان کا کُتّا بھی سلامت تھا۔ (2) وہ غار میں سو رہے تھے، لیکن اس طرح کہ کوئی انہیں دیکھتا تو وہ یہی سمجھتا کہ یہ جاگ رہے ہیں۔ (3) اللہ پاک کے حکم سے سورج نکلتے وقت غار سے دائیں طرف ہو جاتا اور غروب ہوتے وقت بائیں طرف ہو جاتا تھا، اس طرح یہ نیک لوگ غار کے کھلے حصے میں لیٹنے کے باوجود سورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔

دَقْیانُوس کو جب یہ خبر پہنچی کہ چند لوگوں نے غیر خدا کی پوجا سے بچنے کے لیے غار کو اپنا ٹھکانہ بنایا ہے تو اس نے حکم دیا کہ غار کے منہ پر ایک دیوار بنا دی جائے تا کہ وہ کبھی غار سے نکل نہ سکیں اور اس میں سِسک سِسک کر دم توڑ دیں۔ دَقْیانُوس نے جسے دیوار تعمیر کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی وہ نیک آدمی تھا، وہ اس فیصلے کو بدلوا تو نہیں سکتا تھا لہٰذا اس نے غار کو اپنا ٹھکانہ بنانے والوں کے نام اور کچھ تفصیلات ایک تختی پر لکھ کر اسے صندوق (Box) میں رکھوایا اور اس صندوق کو دیوار کی بنیاد میں محفوظ کروا دیا۔ پھر یہ اصحابِ کہف تین سو نو (309) سال کے بعد ایک نیک و پرہیز گار مومن بادشاہ بیدروس کے دورِ

حکومت میں اللہ پاک کے حکم سے بیدار ہوئے۔[1]

اصحابِ کہف یعنی غار والوں کا واقعہ قرآنِ کریم کے پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَہْف کی آیت 9 میں کچھ یوں ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ (پ۱۵، الکھف: ۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اصحابِ کہف کو اپنے **ایمان کی حفاظت** کی کس قدر فکر تھی کہ انہوں نے دَقْیانُوس بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی غیرِ خدا کی پوجا کی دعوت ٹھکرا دی اور اس کے ظلم و جبر سے بچنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے غار میں چلے گئے، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کا ان پر کرم ہوا، رحمتِ الٰہی ان کی طرف متوجہ ہوئی، تین (3) صدیوں سے زیادہ عرصے تک وہ اللہ پاک کی حفظ و امان میں رہے، بدلتے زمانے نے ان پر کوئی اثر نہ کیا، ان کے حق میں گویا وقت رُک گیا، 309 سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے تو اسی طرح جوان، تروتازہ اور زندگی سے بھرپور تھے اور یوں اللہ پاک نے انہیں اپنی عجیب نشانی قرار دیا۔

اس واقعے سے کیا کیا سیکھنے کو ملا؟

مفسّرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اصحابِ کہف کے واقعہ پر

1 … تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۱۹۸ تا ۲۰۳ ملخصا

لکھتے ہیں: اس (واقعہ) سے دو مسئلے معلوم ہوئے،

ایک یہ کہ کرامتِ اولیاء برحق ہے، اصحابِ کہف بنی اسرائیل کے اولیا ہیں، ان کا کچھ کھائے پیئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے۔

دوسرا یہ معلوم ہوا کہ ولی کی کرامت سوتے ہوئے بھی ظاہر ہوسکتی ہے، اور موت کے بعد بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔

ان اولیا کے جسموں کو مٹی کا نہ کھانا یہ بھی کرامتِ اولیا ہے۔ (نور العرفان، ص۴۶۹)

یاالٰہی کر ایسی عنایت
دیدے ایمان پر اِستقامت
تجھ سے عطارؔ کی اِلتجاء ہے
یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کوئی ضمانت نہیں...

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت میں پیدا کیا اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مسلمان ہیں، مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی انتہائی قابلِ فکر بات ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت (Surety) نہیں کہ وہ مرتے دم تک

مسلمان ہی رہے گا، جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں، اسی طرح کئی بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَاللہ اسلام سے پھر جانا بھی ثابت ہے، چنانچہ

اولادِ آدم کے طبقات

ایک طویل حدیثِ پاک میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ان میں سے (1) بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، (2) بعض کافر پیدا ہوئے حالتِ کفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے، (3) بعض مومِن پیدا ہوئے مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رخصت ہوئے، اور (4) بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مومِن ہو کر مریں گے۔[1]

اصل کامیابی کیا ہے؟

معلوم ہوا کہ اصل کامیابی صرف دُنیا میں مومن و مسلمان ہونا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مرتے وقت اپنا ایمان سلامت لے جانا اصل کامیابی ہے جیسا کہ ایک اور حدیثِ پاک میں اس بات کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔ چنانچہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ** یعنی ہر بندہ اس حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔[2]

1۔۔۔ ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی۔۔۔الخ، ۸۱/۴، حدیث: ۲۱۹۸

2۔۔۔ مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب الامر بحسن الظن بالله تعالی۔۔۔الخ، ص ۱۱۷۸، حدیث: ۷۲۳۲

مُفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کُفر پر مرے تو کُفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو، اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کافر رہا ہو۔[1]

ایمان کے تحفظ کے لیے کیا کیا جائے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ☆ایمان کی نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہیں، ☆زندگی بھر ایمان پر ثابت قدم رہنے کی دُعائیں مانگتے رہیں، ☆ایمان کی حفاظت و مضبوطی کے لئے علمِ دین بالخصوص ایمانیات و کُفریات کا ضروری علم سیکھیں، ☆ایمان کی حفاظت کے لئے زبان کو قینچی کی طرح تیز اور بازاری انداز میں چلانے کے بجائے اسے ذکر و دُرود اور صرف ضروری باتوں کے لئے استعمال کریں، ☆ایمان کو کُفر کے تمام خطرات سے بچائیں، ☆اپنے آپ کو ایمان ضائع کرنے والے تمام کاموں سے بچائیں، ☆آخری دم تک ایمان پر استقامت کے لئے نماز و روزے اور شریعت کی پابندی کریں ☆ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا والے کام کرتے رہیں، ☆ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی و نافرمانی سے ہر دم بچتے رہیں۔ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ

1...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۵۳

حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۰۲﴾
سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴،آل عمران:۱۰۲)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت **تفسیر نُوْرُ الْعِرْفَان** میں ہے:اس سے **معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ** ہونے کا اعتبار ہے۔ اگر عمر بھر مومن رہے مرتے وقت **کافر** ہو جائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے۔

اسی مفہوم کی ایک دوسری آیتِ مبارکہ کے تحت **مفتی صاحب لکھتے ہیں** کہ معلوم ہوا مسلمان ہونا کمال نہیں بلکہ **مسلمان مرنا کمال ہے**۔**اللہ پاک** ہم سب کو **ایمان پر موت نصیب** فرمائے **آمین**۔(پ ۱،البقرۃ،تحت الایۃ:۱۳۲)

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی **مدنی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **فرمانِ عبرت نشان** ہے:اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ یعنی **اعمال کا دارومدار خاتمے** پر ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتم، ۲۷۴/۴،حدیث۶۶۰۷)

اللہ پاک ہمیں **سلامتیِ ایمان** سے اُٹھائے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

رَبّ کی ناراضی والا کام سرزد نہ ہو جائے

حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے **پوچھا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟** فرمایا: جس شخص کی کشتی (Boat) دریا کے درمیان جا کر ٹوٹ جائے، اس کے تختے بکھر جائیں اور ہر شخص ہچکولے کھاتے تختوں پر نظر آئے تو اس کا کیا حال ہو گا؟ عرض کی

گئی: بے حد پریشان کُن۔ فرمایا: میرا ابھی یہی حال ہے۔

ایک بار آپ ایسے اُداس ہوئے کہ کئی سال تک ہنسی نہ آئی۔ لوگ آپ کو ایسے دیکھتے جیسے کوئی قیدِ تنہائی میں ہے اور اسے سزائے موت سنائی جانے والی ہے۔ آپ سے اس بے چینی و پریشانی کا سبب دریافت کیا گیا کہ آپ اتنی عبادت و ریاضت اور مجاہدات کے باوجود فکر مند کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا: مجھے ہر وقت یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہو جائے اور وہ فرما دے کہ تم جو چاہے کرو مگر میری رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہو گی۔ بس اسی وجہ سے میں اپنی جان پگھلا رہا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے والوں کو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بارہا اسلام ہی کے نور میں رہنے، کفر کی تاریکیوں سے بچنے اور کُفر سے ہمیشہ بیزار رہنے کی ترغیب دِلائی چنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تین (3) خصلتیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس (Sweetness) پالے گا (1) جس کے نزدیک اللہ پاک اوراس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں (2) جو کسی بندے سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ پاک کے لئے ہو اور (3) وہ جو اللہ پاک کے اسے کفر سے نکالنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند

---

1 ...کیمیائے سعادت، رکن چہارم: منجیات، فصل اسباب سوء خاتمت، ۸۳۲/۲

کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

جہنم کی ہولناکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس بدنصیب کا کفر پر خاتمہ ہو گا وہ عذابِ قبر میں تو گرفتار ہو گا ہی، اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھی جانا پڑے گا اور جہنم کی ہولناکیاں بڑی سخت ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **جہنم کی ہولناکیاں** بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں: ☆حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قسم کھا کر عرض کی: کہ اگر جہنم سے سُوئی کے ناکے کے برابر (سوراخ) کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور ☆قسم کھا کر کہا: کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ (یعنی محافظ و نگران) اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے سب کے سب اس کی ہیبت (Horror) سے مر جائیں اور ☆قسم کے ساتھ بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ ☆یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا مشکل ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے، مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ ☆

1…مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف…الخ، ص۴۷، حدیث: ۱۶۵

اُس (جہنّم) میں مختلف طبقات و وادی اور کنوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر (70) مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے، یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سَرزَنِش (تنبیہ) کے لیے اَور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، ☆لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و انسان جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، ☆کفّار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے داروغۂ جہنم (جہنم کے محافظ فرشتے) مالک عَلَیْہِ السَّلَام کو پُکاریں گے: کہ اے مالک (عَلَیْہِ السَّلَام)! تیرا ربّ ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار (1000) برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!، ہزار برس تک رَبُّ العزت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! ☆اُس وقت کفّار ہر قسم کی خَیر (بھلائی) سے نااُمید ہو جائیں گے اور ☆گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے، ☆ابتداءً آنسو نکلے گا، ☆جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، ☆روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، ☆رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)۔[1]

1... بہار شریعت، حصہ: ۱، ۱/ ۱۶۵ تا ۱۶۹ ملتقطا

آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے! خوف دوزخ کا کاش! میں نہ دنیا کا اِک بَشَر بنا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۵۸)

عزیزوں کے روپ میں ایمان پر ڈاکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے مگر اب دنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہوگا! یاد رکھئے!! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے اِستعمال کرتا ہے حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالتا ہے اور کبھی مرنے والے کے سامنے نزع کے وقت اس کے پیاروں کی صورت اپنا کر آتا ہے اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی کوشش کرکے مرنے والے کو یہودی یا نصرانی مذہب اختیار کرنے کا کہتا ہے تو کبھی ایمان چھیننے کی کوئی اور چال چلتا ہے۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہوتا ہے کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم و اِحسان ہو وُہی کامیاب و کامران ہوتا ہے اور اسی کا ایمان سلامت رہتا ہے۔ جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 83 پر فرماتے ہیں: دمِ نَزع (یعنی موت کے وقت) دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔

دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (ہو کر دنیا سے) گیا تو بھی نصرانی ہو جا کہ نصارٰی وہاں بڑے آرام سے ہیں۔[1]

ایمان پر موت آتی ہو تو آج اور ابھی آجائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے والا معاملہ انتہائی مشکل ہے، کاش! ہم سب کو ایمان کی حفاظت کے جذبے پر استِقامت مل جائے۔ صد کروڑ کاش! عافیّت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دنیا میں آسان زندگی گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصِل ہو جائے۔

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اگر ایمان پر موت میرے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور شہادت عمارت کے صدر دروازہ پر منتظر ہو تو شہادت اگرچِہ اعلیٰ دَرَجہ کی سَعادت ہے مگر میں کمرہ کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کرلوں گا کہ کیا معلوم عمارت کے صدر دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے اور میں ایمان پر ملنے والی موت کے شَرَف سے ہی محروم ہو جاؤں![2]

مریضِ محبَّت کا دم ہے لبوں پر سِرہانے اب آجاؤ شاہِ مدینہ

جس کو بربادئ ایمان کا خوف نہ ہو گا

بہر حال ہمیں ہر دم اللہ پاک کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک

1... فتاوی رضویہ، ۹/ ۸۳

2... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۴/ ۲۱۱

مانگنے کی رَٹ جاری رکھنی چاہیے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعاملے میں غفلت مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے، اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعاملہ ایمان کا ہے کہ ایمان کی حفاظت سے بے فکری اور ایمان چِھن جانے سے بے خوفی سراسر نقصان دہ ہے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلْبِ ایمان (یعنی ایمان کے چِھن جانے) کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (1)

معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت سے غفلت سراسر نقصان دہ ہے، لہٰذا ہمیں ہر دم اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے اسے راضی کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہیے۔ آیئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے بارے میں ایک رِقّت انگیز واقعہ سُنتے ہیں:

ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا کا سبب

حضرت عبدُ اللہ مؤذن رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا ہے، "یااللہ! مجھے دنیا سے مسلمان رخصت کرنا" میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا: میرے دو بھائی تھے۔ میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بِلا معاوضہ (فِی سَبِیْلِ اللہ) اَذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآنِ پاک مانگا، ہم نے اسے دیا تاکہ وہ اس سے برکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام

1 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۵

اعتقادات واحکامات سے بیزاری (Displeasure) ظاہر کرتا ہوں اور نصرانی (یعنی عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں (مَعَاذَ اللہ) چنانچہ وہ کفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس (30) برس تک مسجد میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت میں نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ مؤذن رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ بُرا ہوا؟ اس نے بتایا: وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمردوں (بے رِیش لڑکوں) سے دوستی کرتے تھے۔[1]

بچا ہر گھڑی جُرم و عِصیاں سے یا رَبّ ‏ مِرا دل ہو پُر حُبِّ جاناں سے یا رَبّ
نہ خالی ہو دل میرا ایماں سے یا رَبّ ‏ میں دُنیا سے جس دم چلوں جاں سے یا رَبّ

بُرے خاتِمے کے چار اسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَماءِ کرام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔ (1) **نماز میں سُستی** (2) **شراب نوشی** (3) **والدین کی نافرمانی** (4) **مسلمانوں کو تکلیف دینا**۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۷)

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: بُری صُحبت ایمان کیلئے بَہُت خطرناک ہے مگر افسوس! ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتے، مذاق مسخریوں، اور غیر

---

1 ۔۔۔ الروض الفائق، المجلس الثانی، ص ۱۴

سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتے۔ آہ! بُری صحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایمان کی حفاظت کی اگرچِہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُرے دوست چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہِمّت نہیں۔ یادرکھئے! بُرادوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہوسکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔[1]

صحبت بہر حال اثر دکھاتی ہے، اچھوں کی صحبت دنیا و آخرت میں خوش بختی کا سبب بنتی ہے اور بُروں کی دوستی دنیاو آخرت میں بدبختی کا سبب بنتی ہے جیساکہ

حضرت ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر اُن جیسے اَعمال نہیں کرسکتا؟ فرمایا: اے ابو ذر! تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں محبت ہے۔ میں نے عرض کی: میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہی رہو گے۔[2]

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول کا مطیع

1۔۔۔ مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۱٦۸، حدیث: ۸۰۳۴

2۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل، ۴/۴۲۹، حدیث: ۵۱۲٦

(یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں۔[1]

معلوم ہوا کہ ہمیں اچھوں سے محبت اور اِنہی کی صحبت اختیار کرنی چاہیے اچھوں کی صحبت دنیا میں بھی فائدہ مند اور آخرت میں بھی سرخروئی کا باعث ہے جبکہ بُرے لوگوں اور بدمذہبوں کی صحبت صاحبِ ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان اور کفر کے تعلق سے ضروری معلومات

یاد رہے کہ! ایمان اور کفر کی ضروری معلومات کا حاصل کرنا بلکہ ان سب اسلامی عقائد کا جاننا ضروری ہے کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے یعنی ایسے عقائد کا جاننا کہ جن کا انکار کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ ہو جائے۔ ان کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی چھاپی ہوئی ان 3 کتابوں کا مطالعہ بہت فائدہ دے گا۔ (۱) کتابُ العَقائد (۲) بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنّت۔ (۳) بہارِ شریعت کی پہلی جلد کا پہلا حصّہ

اے عاشقانِ رسول! مدنی مذاکروں میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتھم العالیہ اور جانشینِ امیرِ اہلسنّت مدظلہ کی صحبت یقیناً بہت بڑی **نعمت** اور **سلامتیِ ایمان** کا سبب ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ میں تو اِتنی دُور ہوں، میں ان کی **صحبت کی برکتیں** کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟ آیئے! سُنتے ہیں کہ ظاہری ملاقات و صحبت

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۹۹

نہ ہونے کی صورت میں کیا انداز اختیار کیا جائے کہ ان ہستیوں کا فیضان حاصل ہو سکے، ان سے برکتیں لی جاسکیں، **مدنی چینل** دُنیا بھر میں جہاں نیکی کی دعوت عام کررہا ہے، وہیں لوگوں کے **ایمان کا تحفظ** بھی کررہا ہے، بلکہ مدنی چینل کی برکت سے اب تک نہ جانے کتنے غیر مسلم **اسلام کے دامن** سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ مدنی چینل پر بھی **امیرِ اہلسنّت** اور **جانشینِ امیرِ اہلسنّت** کی زیارت کا موقع ملتا رہتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مجلس **آئی ٹی** (I. T) نے عاشقانِ رسول کے لیے ایک بہت ہی **شاندار کام** کیا ہے، وہ کیا ہے، آیئے! سُنیے!!!

جانشینِ امیرِ اہلسنّت کی ایپ (Application) کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس جدید دور میں **تبلیغِ دِین** (یعنی قرآن وسُنّت کی دعوت کو عام کرنے) کے لیے **جدید ذرائع** بھی اپنا رہی ہے۔ اسی سلسلے کے تحت جانشینِ امیرِ اہلسنت حضرت مولانا **عبید رضا عطاری مدنی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے بھی ایک ایپ (Application) بنائی گئی ہے۔ جس کا نام ہے: **الحاج عبید رضا عطاری**۔ (Al Haaj Ubaid Raza Attari) اس میں جانشینِ امیرِ اہلسنت کے **بیانات**، **شارٹ کلپ**، **مختلف تنظیمی مصروفیات**، **مدنی چینل ریڈیو**، **کلپ** وغیرہ کی ڈاؤن لوڈنگ (Downloading) اور سرچ (Search) کی سہولت شامل کی گئی ہے۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال کیجئے اور اس سے بھرپور فائدہ حاصل کیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گُناہوں کی نحوست بھی بسا اوقات بُرے خاتمے کا سبب بنتی ہے، لہٰذا ہمیں گُناہوں سے بچتے ہوئے اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے تاکہ ان کی اچھی صحبت کی برکت سے گُناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت اور ایمان کی حفاظت کی فکر نصیب ہو۔ اس سلسلے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی بہت مفید ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے **12** مَدَنی کاموں میں بھی جس قدر ہو سکے حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے **12** مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔ اس کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"مدنی قافلہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور با لخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔

یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

مدنی قافلے میں سفر سے جہاں دین و دنیا کی برکتیں ملنے، ایمان کی حفاظت کرنے ،نیکیوں میں زندگی گزارنے اور باطنی بیماریوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے، وہیں جسمانی مریض بھی اللہ پاک کی رحمت سے شفایاب ہوتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

19 سال پرانے مرض میں کمی کیسے آئی

کراچی کے علاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے

حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مبتلا تھا۔ بسا اوقات مرض کی شدت کی وجہ سے مجھے شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج معالجہ سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا مگر مجھے مستقل سکون میسر نہ تھا۔ میری خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز و شب عبادتِ الٰہی میں گزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ ان تین دنوں میں نہ ہی مجھے انجکشن کی حاجت پیش آئی نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اطمینان اور سکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مدنی قافلے کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نمایاں کمی آئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان لُوٹنے کیلئے چھینا جھپٹی

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ایمان کی سلامتی و حفاظت کی اہمیت کے بارے میں سُن رہے تھے، اے کاش! ہمیں ایمان کی حفاظت کیلئے بزرگانِ دین جیسی سوچ اور کُڑھن نصیب ہو جائے، اللہ کے نیک بندے ایمان چھن جانے کے خوف سے کس قدر لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے، آیئے اس سے مُتَعَلِّق چند واقعات سُنتے ہیں:

سَلْبِ ایمان کی فکر میں شب بھر گریہ وزاری

چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ آپ نے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں **ایمان کی دولت** نہ چِھن جائے۔[1]

مجھے بس خاتمہ بالخیر کی فکر دامن گیر ہے

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انہی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور چِلّانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: یاسیِّدی! گھبرائیے نہیں، اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے، اگر ایمان پر خاتِمے کی ضَمانت مل جائے تو پھر مجھے اِس بات کی پروا نہیں اگرچِہ پہاڑوں (Mountains) کے برابر گناہوں کے ساتھ اللہ پاک سے ملاقات کروں۔[2]

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

حفاظتِ ایمان کی دعا دو

حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو جمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ

---

1 ...منہاج العابدین، الباب الخامس: العقبۃ الخامسۃ، الاصل الثالث فی ذکر ماوعد...الخ، ص ۱۶۹

2 ...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۴/۲۱۱

سَیِّدُنا رجاء رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: اے ابو مِقدام! اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعا دو۔(1)

ایمان کی حفاظت کے لئے لوگوں سے علیحدگی

قوتُ القلوب میں ہے: ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت سیّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے پاس تشریف لاکر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔(2)

آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو اور اے جانِ جہاں تُو بھی تماشائی ہو
بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسؔن کی آنکھیں اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو
(ذوقِ نعت، ص ۲۰۴)

اے عاشقانِ اولیاء: حضور سیدی غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اولیا کے سردار ہیں، مگر آپ نے عید کے دن اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے: لوگ کہہ رہے ہیں کہ کل عید ہے! کل عید ہے! اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دن اس دنیا سے **اپنا ایمان سلامت** لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید ہو گا۔ (صراط الجنان، ۱/۲۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …حلیۃ الاولیاء، رجاء بن حیوۃ، ۵/۱۹۶، رقم: ۶۸۰۹

2 …قوت القلوب، الفصل الثانی الثلاثون، شرح مقامات الیقین… الخ، ۱/۳۸۸ملخصا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کو اس بات کا ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہم سے ہمارا ایمان نہ چھن جائے، ☆اولیاءُ اللہ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں اور باتوں سے بچا کرتے تھے، ☆اولیاءُ اللہ دوسروں سے بھی ایمان پر خاتمے کی دُعا کا کہا کرتے تھے، ☆اولیاءُ اللہ حفاظتِ ایمان کے لئے آنسو بہایا کرتے تھے، ☆اولیاءُ اللہ کثرتِ حفاظتِ ایمان کے لئے غیر ضروری میل جول سے بچا کرتے تھے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، فضول و غیر ضروری میل جول سے بچیں، نیکیوں کا شوق اپنے دل میں پیدا کریں، اپنے گناہوں پر آنسو بہائیں اور گناہوں سے سچی توبہ کریں، اللہ پاک سے دنیا و آخرت میں عافیت و نجات کی دُعا کریں اور اس کے لئے عملی کوششیں بھی جاری رکھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے گناہوں کو یاد کریں، ان پر آنسو بہائیں اور اللہ پاک سے توبہ و استغفار کریں۔ بد قسمتی سے آج کل ہم لوگ روتے تو ہیں مگر خطاؤں پر یا خوفِ خدا کی وجہ سے نہیں روتے بلکہ دنیا کے غموں کی وجہ سے روتے ہیں۔ جبکہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کے نزدیک دُنیا کی محبت یا مال کے رُخصت ہو جانے پر رونا قابلِ تعریف نہیں تھا بلکہ ان حضرات کے نزدیک خوفِ خدا میں رونا، عشقِ مُصْطَفٰے میں آنسو بہانا، گناہوں پر اشکباری (Weeping) کرنا اور ایمان کے چھن جانے کے ڈر سے گریہ وزاری کرنا قابلِ تعریف

تھا۔ جیسا کہ

دُنیوی سامان جائے پر ایمان نہ جائے

حضرت عبدُ اللہ تُستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے شکایت کے طور پر عرض کی: حضور چور میرے گھر سے تمام مال چرا کر لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہارے دل میں داخل ہو کر ایمان لے جاتا تو پھر تم کیا کرتے ؟[1]

اے کاش! ہم بھی بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ☆خوفِ خدا سے روئیں، ☆ایمان پر خاتمے کیلئے روئیں، بُرے خاتمے کے خوف سے آنسو بہائیں، ☆یادِ خدا میں آہ و زاری کریں، ☆عشقِ مُصطفٰے میں پلکیں بھگوئیں، ☆مدینے کی یاد میں تڑپیں، ☆جنت البقیع کی طلب میں گریہ وزاری کریں، ☆قیامت کی گھبراہٹ سے بچنے کیلئے آنکھیں نَم کریں، ☆پل صراط سے بآسانی گُزر ہوجائے اس لئے روئیں، ☆میزانِ عمل پر نیکیوں کا پلڑا وزن دار ہوجائے اس لئے گڑگڑائیں، ☆بلکہ بے حساب بخشے جانے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر آنکھیں سُجائیں، ☆اپنی خطاؤں پر آنسو بہا بہا کر گناہوں کی معافی اور سچی توبہ کی بھیک طلب کریں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایمان کی حفاظت کے لیے کیا کیا جائے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اب چند ایسے کام سنتے ہیں جن سے **ایمان کو تحفظ** ملتا ہے۔

---

1 ...کیمیائے سعادت، رکن چھارم: منجیات، فصل بر بلا نیز شکر باید کرد، ۸۰۵/۲

☆ایمان کی حفاظت کے لئے بُروں کی صحبت سے دُور رہیں،☆ایمان کی حفاظت کے لئے نیک لوگوں کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں،☆ایمان کی حفاظت کے لئے علمِ دین سیکھیں☆ایمان کی حفاظت کے لئے گناہوں سے دُور رہیں☆ایمان کی حفاظت کے لئے نیکیوں پر استقامت حاصل کیجئے ، ☆ ایمان کی حفاظت کے لئے کامل ایمان والوں کی سیرت کا مطالعہ کیجئے ، ☆ ایمان کی حفاظت کے لئے فضول گوئی سے اجتناب کیجئے ،☆ایمان کی حفاظت کے لئے دین کے معاملے میں محتاط رہئے ،☆ ایمان کی حفاظت کے لئے ہر اس کام سے بچئے جس میں اللہ ورسول کی ناراضی ہو۔ ایمان کے تحفظ کیلئے **خوب دُعائیں** کریں، ایمان کی حفاظت کے لیے **اوراد و وظائف** کو بھی اپنے معمولات میں شامل کیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه **شجرۂ قادِریہ رضویہ عطاریہ** میں **ایمان کی سلامتی** کے مختلف اوراد موجود ہیں، ان کو پڑھنے میں پابندی کی جائے تو اللہ پاک کی رحمت سے دُنیا و آخرت میں اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔ ان شآء اللہ مثلاً روزانہ صبح 41 بار **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ** پڑھنے والے کا **دل زندہ رہے گا اور ایمان پر خاتمہ ہو گا۔**

ایمان کی حفاظت کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ کسی **جامع شرائط پیر** سے بیعت ہو جائیں۔ سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے دامن سے وابستہ ہونے والے مُریدوں کی تو بات ہی کیا ہے۔ شَیْخ ابُو سَعُود عبدُ اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں: شَیْخ عبدُ الْقادِر جِیْلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اپنے مُریدوں کے لئے قِیامت تک اس بات کے ضامِن ہیں کہ اُن میں سے کوئی بھی **توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا**۔ (بهجة الاسرار، ذکر فضل

اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ اِس پُرفِتن دور میں امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت عَلّامہ مولانا **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت بڑی نِعْمَت ہے، جو آپ سے مُرید ہوتا ہے، آپ اُسے **غَوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ کر دیتے ہیں۔

جی ہاں! **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سِلْسِلہ قادِریہ رضویہ میں ہی مُرید کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی موقع مِلے فوراً شَیْخِ طریقت، **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہو جائیں۔

قادِری کر قادِری رکھ قادِریوں میں اُٹھا
قدرِ عبدُالْقَادِرِ قُدرت نُما کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے ذریعے **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے یعنی **قادِری سلسلے میں بیعت** ہونے کے مختلف طریقے ہیں، جس کو جیسے آسانی ہو وہ اُس ذریعے سے بیعت ہو سکتا ہے، مثلاً بالمشافہ (آمنے سامنے) بیعت ہوسکتے ہیں، ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** میں مدنی چینل پر جب امیرِ اہلسنّت براہِ راست (Live) بیعت کروا رہے ہوں، اُس وقت بیعت ہوسکتے ہیں، **تعویذاتِ عطاریہ** کے بستوں پر امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کے لیے اپنا نام لکھوایا جاسکتا ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کی کوششوں سے **موبائل اپلی کیشن** بھی آچکی ہے، جس کا نام ہے "**آن**

لائن روحانی علاج اوراِستخارہ"(Online Rohani ilaj and istikhara)۔اس موبائل اپلی کیشن کے ذریعے نہ صرف امیرِ اہلسنّت سے بیعت ہوسکتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** حاصل کرسکتے ہیں، **اِستخارہ** کرواسکتے ہیں اور مختلف بیماریوں کی **کاٹ** بھی کرواسکتے ہیں۔یہ موبائل اپلی کیشن(Application) **پلے اسٹور**(Play Store) سے **ڈاؤن لوڈ**(Download) کی جاسکتی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!امیرِ اہلسنت،حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے

1۔۔۔مشکاۃ،کتاب الایمان،باب الاعتصام۔۔۔الخ، ۱/۵۵،حدیث:۱۷۵

اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[1] حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[2]

☆جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[3] ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[4] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی۔ ☆ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب**

1…معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

2…مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

3…شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

4…ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

"ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آئندہ ہفتے کے بیان کا موضوع ہو گا" **بے مثال خواتین**" تاریخِ اسلام میں بے مثال خواتین کا ذکر ملتا ہے، ان میں صحابیات اور دیگر صالحات (نیک خواتین) بھی گزری ہیں۔ آئندہ ہفتے کے بیان میں انہی بے مثال خواتین کی سیرت و کردار کے مختلف پہلو اور واقعات بیان کیے جائیں گے۔اِس کے ضمن میں حلال کمانے، کھلانے اور حرام سے بچنے کے فضائل بھی بیان کیے جائیں گے۔ یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ دین پر عمل کے کیا فوائد ہیں اور اصل کامیابی کیا ہے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی درخواست ہے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دوسروں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کیجئے گا۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹
2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵
3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار... الخ ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابنِ عساکر، رقم ۴۴۱۵ زیاد بن عبد اللہ ۱۹/۱۵۵،